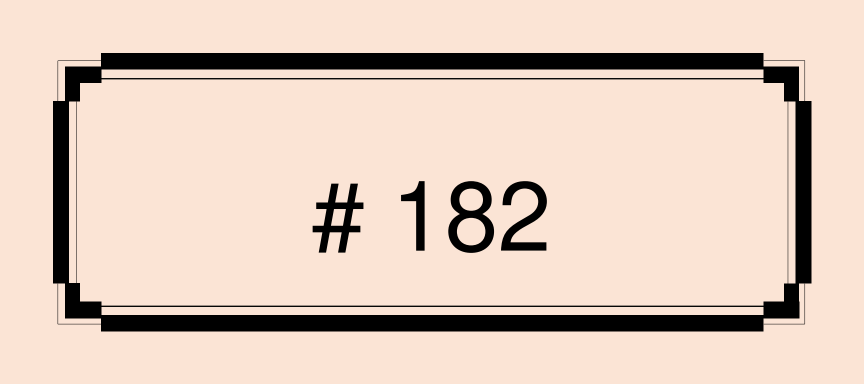
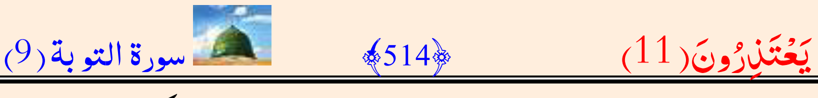

182

آیات نمبر 120 تا 129 میں اہل مدینہ اور اعرابیوں کو کامل وفاداری سے رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دینے کی تلقین کہ اس راہ میں جو تکلیف وہ اٹھائیں گے اس پر انہیں اجر عظیم دیا جائے گا۔ مدینہ سے باہر کے مسلمانوں کو ہدایت کہ وہ اپنے قبیلہ میں سے کچھ لوگوں کو حصول تعلیم و تربیت کے لئے مجلس نبوی میں بھیجتے رہیں۔ اہل ایمان کو کفار سے جہاد کی تلقین۔ ہر نئی نازل ہونے والی آیت مومنوں کے ایمان میں اضافہ اور کافروں کے کفر میں اضافہ کرتی ہے۔ اللہ کا رسول ﷺ لوگوں کا بہت خیر خواہ ہے اور اہل ایمان کے لئے سراپا شفقت و رحمت ہے

مَا كَانَ لِاَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ وَمَنۡ حَوۡلَهُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ اَنۡ يَّتَخَلَّفُوۡا عَنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ وَلَا يَرۡغَبُوۡا بِاَنۡفُسِهِمۡ عَنۡ نَّفۡسِهٖ ؕ اہل مدینہ اور ان کے قرب و جوار میں رہنے والے بدویوں کے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ وہ جہاد میں جانے کے لئے رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جائیں اور اپنی جانوں کو رسول اللہ ﷺ کی جان سے عزیز تر سمجھیں ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ لَا يُصِيۡبُهُمۡ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخۡمَصَةٌ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَئُوۡنَ مَوۡطِئًا يَّغِيۡظُ الۡكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوۡنَ مِنۡ عَدُوٍّ نَّيۡلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمۡ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جانا اس لئے اہم تھا کہ یہ مجاہدین اللہ کی راہ میں پیاس، تھکان اور بھوک کی جو بھی مصیبت جھیلتے ہیں یا کوئی ایسا مقام طے کرتے ہیں جو کافروں کو ناگوار ہو یا دشمن سے وہ کوئی کامیابی حاصل کرتے ہیں تو اس کے بدلے ان مجاہدین کے لئے نیک اعمال لکھ دیے جاتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ یقیناً اللہ اچھے کام کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ﴿۱۲۰﴾ وَلَا يُنۡفِقُوۡنَ نَفَقَةً صَغِيۡرَةً وَّلَا كَبِيۡرَةً وَّلَا يَقۡطَعُوۡنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمۡ لِيَجۡزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحۡسَنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ اور اسی طرح وہ مجاہدین جو کچھ بھی خرچ کرتے ہیں خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ اور اس سفر جہاد میں جو وادی بھی وہ پار کرتے ہیں، اس سب

کا ثواب ان کے لئے لکھ دیا جاتا ہے تاکہ اللہ ان کے اعمال کا بہترین بدلہ عطا فرمائے ﴿۱۲۱﴾ وَ
مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ
لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ
يَحْذَرُوْنَ اور یہ مناسب نہیں کہ سب اہل ایمان ایک ہی وقت میں اپنے گھروں سے
حصول علم کے لئے نکل کھڑے ہوں پس ایسا کیوں نہ ہُوا کہ ان کے ہر قبیلہ میں سے ایک
جماعت نکل آتی اور دین کی سمجھ پیدا کرتی پھر یہ لوگ اپنے قبیلہ میں واپس جا کر بقیہ لوگوں
کو اللہ کے احکام سنا کر ڈراتے تاکہ وہ گناہوں سے بچتے رہیں ﴿۱۲۲﴾ رکوع [۱۵] يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ
اے ایمان والو! تم ان کافروں سے جنگ کرو جو تمہارے قریب ہیں اور کافروں کو تمہارے
برتاؤ میں سختی محسوس ہونی چاہیئے وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ اور یقین رکھو کہ
اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے ﴿۱۲۳﴾ وَ اِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ
اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ اور جب بھی کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان منافقوں
میں سے بعض لوگ طنزیہ انداز میں پوچھتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے کس کے
ایمان میں اضافہ کر دیا؟ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ هُمْ
يَسْتَبْشِرُوْنَ تو جو لوگ ایمان والے ہیں اس سورت سے ان کے ایمان میں اضافہ ہو
جاتا ہے اور وہ اس پر خوشیاں مناتے ہیں ﴿۱۲۴﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ اور باقی رہے وہ لوگ جن
کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے تو یہ سورت ان کی سابقہ گندگی اور ناپاکی میں مزید اضافہ



کر دیتی ہے اور وہ مرتے دم تک کافر ہی رہتے ہیں ﴿۱۲۵﴾ اَوَ لَا يَرَوۡنَ اَنَّهُمۡ يُفۡتَنُوۡنَ فِىۡ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوۡ مَرَّتَيۡنِ ثُمَّ لَا يَتُوۡبُوۡنَ وَ لَا هُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ وہ ہر سال ایک یا دو بار مصیبت میں مبتلا کئے جاتے ہیں پھر بھی نہ تو یہ لوگ توبہ کرتے ہیں اور نہ ہی نصیحت پکڑتے ہیں کہ ہر مصیبت اللہ ہی کی طرف سے آتی ہے اور اس کا مقصد انسان کو اللہ کی طرف رجوع کرنے کی یاد دہانی ہوتا ہے ﴿۱۲۶﴾ وَ اِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ نَّظَرَ بَعۡضُهُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ ؕ هَلۡ يَرٰٮكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوۡا ؕ اور جب بھی کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے کوئی انہیں دیکھ تو نہیں رہا؟ پھر نظر بچا کر واپس چلے جاتے ہیں صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ اللہ نے ان کے دلوں کو پلٹ دیا ہے کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو کچھ بھی نہیں سمجھتے ﴿۱۲۷﴾ لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ بلاشبہ تمہارے پاس ایک ایسے رسول تشریف لائے ہیں جو تم ہی میں سے ہیں، تمہاری ہر تکلیف ان پر شاق گزرتی ہے، وہ تمہاری بھلائی کے انتہائی خواہشمند ہیں، وہ مومنوں پر بڑے شفیق اور نہایت مہربان ہیں ﴿۱۲۸﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِىَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَ هُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ پھر اگر اس پر بھی یہ لوگ روگردانی کریں تو آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میرے لئے تو اللہ ہی کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اس ہی پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے ﴿۱۲۹﴾ ع رکوع [۱۶]

